یہ جنگ ہماری ہے صاحب

تلوار نہیں ہے ہاتھوں میں
یہ ریختہ میرا تیشہ ہے

انگشت بدنداں رہتا ہُوں
اور سوچنا میرا پیشہ ہے

جب کہتے ہیں احباب مِرے
یہ جنگ ہماری جنگ نہیں

تو مجھ کو ایسا لگتا ہے
اِس بات میں سچ کا رنگ نہیں

ہم کتنی نفرت کرتے تھے
اُس رُوس سے جو بے دِین سا تھا

وہ دوست ہمارے دشمن کا
ایمان سے بھی نابین سا تھا

Faqeer Sein

اِس بات کو لیکر ہم مومن
اُس رُوس سے لڑنا چاہتے تھے

کچھ سبق سکھانے کی خواہش
کچھ مارنا مرنا چاہتے تھے

پھر رُوس کو جانے کیا سُوجھی
افغان پہ آ کر وار کِیا

خود سے ہی گڑھے میں کُود گیا
'آ بیل مجھے تُو مار' کِیا

پر رُوس کو یہ معلوم نہ تھا
کہ اِس جانب تیار تھے ہم

گر جنگ ہُنر فنکاری ہے
تو اِس رُو سے فنکار تھے ہم

اِک آگ ہمارے اندر تھی
اِک جذبے سے سرشار تھے ہم

Faqeer Sein

وہ جذبہ جو موجُود رہا
تدریس میں اور کتابوں میں

جو ہر بچے کو ازبر تھا
جو شامل رہا نصابوں میں

جو مسجد سے مربُوط رہا
جو حصہ رہا دعاؤں کا

ہر واعظ کے ہر خطبے کا
تقریروں اور نواؤں کا

جب رُوس کو فارغ کر بیٹھے
ایمان کی پہلی جِیت ہُوئی

اِک وحشت جو بیدار ہُوئی
وہ سنگ چلی وہ مِیت ہُوئی

اِک چنگاری جو آگ بنی
وہ آگ ہماری رِیت ہُوئی

Faqeer Sein

جب رُوس گیا تو ہم سارے
آپس میں مرتے مارتے تھے

کچھ ایسے دست گریباں تھے
ہم جیتتے ہم ہی ہارتے تھے

اُس مار کٹائی کے دوراں
ناراض ہُوئے امریکی سے

شیطان کے اُس متوالے سے
اُس کفر سے اُس تاریکی سے

اِک جیت نے ہم نادانوں کو
کچھ بے جا سا پندار دیا

پھر نو گیارہ کی صورت میں
امریکہ کو للکار دیا

اِک شیر کو جیسے بندر نے
اِک لمحے میں ششکار دیا

Faqeer Sein

پر شیر تو شیر ہی ہوتا ہے
بندر سے لڑنا کیا جانے

ہموار زمیں درکار اُسے
وہ پیڑ پہ چڑھنا کیا جانے

یُوں تیرہ سال کی جنگ رہی
اور مات کِیا امریکی کو

ہم جیتے اور بے فیض رہے
نا توڑ سکے تاریکی کو

وہ ذہن ہمارے پاس کہاں
جو سمجھ سکیں باریکی کو

اب آپس میں گتھم گتھا
ہم پھر سے دست گریباں ہیں

بندوق کے ہم متوالے ہیں
بارُود یا بم پر نازاں ہیں

Faqeer Sein

ہم رشوت دیس کے باشندے
جیبوں کو بھرنا جانتے ہیں

اور لوٹ کھسوٹ سے مفلس کو
کنگال ہی کرنا جانتے ہیں

اِک خام انا میں زندہ ہیں
بس مارنا مرنا جانتے ہیں

ہم کُوٹ رہے جو صدیوں سے
وہ بھنگ ہماری ہے صاحب

یہ ذوق ہمارے اپنے ہیں
یہ جنگ ہماری ہے صاحب

معلوم نہیں کب مر جائیں
پر سائیں بات تو کر جائیں

Faqeer Sein